

نور افشاں

قیمت سالیانہ بلا محصول ۳ر | حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی | قیمت سالیانہ مع محصول ۳ر

نمبر ۳۱ جلد ۴ | لودیانہ ۵ اگست ۱۸۷۵ء | قیمت فی پرچہ ۶ پائی

اعلان

جو درخواستیں خریداری قرآن بحروف رومن ۳۱ جولائی ۷۵ء تک جن خریداران کی ہمارے دفتر میں موصول ہو چکی اُن صاحبان کے نام درج رجسٹر ہو چکے ہیں اور قرآن چھپ رہا ہی جسوقت طیار ہو جاویگا ارسال خدمت ہوگا۔ اب جن جن صاحبان کو خریداری منظور ہو درخواستیں جلد بھیجدیں ورنہ پھر ہاتھ نہ آویگا

بقیہ صبح کا بھولا شام کو لوٹا

بقیہ وزیر علی کی دوسری ملاقات

ہمارے یہاں بادشاہی عہدوں میں اشرافوں کو برابر اعلے اعلے مراتب اور جنگی مناصب ملتے تھے اور کام بھی اُن سے وہ نکلتا تھا جس کو دیکھ کر عقل دنگ تھی اور شاید اِن کے خاص ولایت میں ایسا ہی دستور ہو کیونکہ گورے سپاہیوں اور افسروں میں بہت کچھ فرق دیکھا جاتا ہی۔ ہماری شکایت بھی تو اِسی بات پر ہی کہ یہاں کے شریف زادوں اور خاندانی آدمیوں کو فوج میں بڑے بڑے عہدے نہیں ملتے شاید انگریزوں کے دل میں ڈر ہی کہ جب سپاہی اور افسر دونوں اسی ملک کے ہونگے تو لشکر ہمارے ہاتھ میں کہاں رہیگا اور ضرور اسی خوف کے سبب ہمارے دیسی سرداروں کو حتی المقدور لشکری اختیارات نہیں دیتے سوا اوکسی کو نائک بنادیا یا حوالدار یا بہت کیا تو کسی خاص خدمت

کے صلہ با سالہا سال کی خدمتگذاری کے عوض میں تیس روپیہ کی جمعداری یا ستر روپیہ کی صوبہ داری بطور انعام دیدی مگر تاکجا تو ہمارے لوگ بڑے بڑے عہدے لئے بغیر نہیں رہ سکتے کسی دن کو دیکھو گے کہ وہی خود کمانڈر انچیف ہونگے اور خود ہی جرنیل و کرنیل بنینگے۔ خدا کرے وہ دن جلد آوے۔ اب ہمارے تلنگوں کی بھی آنکھیں کچھ کچھ کھل گئی ہیں وہ اپنے دیسی شریفوں اور رئیسوں کو پہچانتے ہیں اور اُن کی باتوں کو معتبر سمجھ کر اُنپر عملدرآمد کرنے لگ گئے ہیں۔ سجتیا نے کہا پنجابی سپاہیوں کو تو میں نے بہت دفعہ دیکھا بھالا مگر پوربیہ تلنگوں کے حالات سے چنداں آگاہی نہیں مگر اتنا جانتا ہوں کہ انگریزوں کی سی عدالت ہندوستان میں آگے کسی بادشاہ کے عہد میں نہیں ہوئی۔ نوشیروان کے زمانہ میں شیر اور بکری کا ایک گھاٹ پانی پینا افسانوں میں سُنا کرتے تھے مگر انکے عہد میں آنکھوں دیکھا جاتا ہے کسی زور آور کا مقدور نہیں کہ کم زور پر دست درازی کر سکے اور نہ کمزور کو اس امر کی ضرورت ہے کہ وہ زور آور کے ستم کی خبر خود حکام تک لیجاوے شاہراہ ایسے صاف ہیں کہ کسی موذی حیوان یا اُس سے زیادہ موذی انسان کا نام و نشان تک بھی نہیں رہا اور چور اُچکے تو ایسے چھپے کہ معلوم نہیں وطن چھوڑ کدھر چلے گئے۔ وزیر علی نے جواب دیا بھائی تھوڑے روز اور تامل کرو اور دیکھو کہ وہی حال پھر نظر آتا ہے یا نہیں ابتداء عملداری میں پہلے پہل ہندوستان میں بھی ایسا ہی ہوا تھا کہ ڈاکو کا فرقہ جو اکٹھا ہو کر وقت بیوقت گانوں کے گانوں لوٹ لے جاتا ہے بالکل معدوم ہو گیا تھا بلکہ اُنکے انتظام کے

لئے انگریزوں نے ایک محکمہ ہی علحدہ بنا رکھا تھا جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ جس جگہ اس محکمہ کے متعلقین جا پہنچتے وہاں کے شریف بھلے مانس گھر بار چھوڑ باہر نکل بھاگتے کئی ایک بدمعاشوں نے جو نام نہاد جاسوس یا گوئندہ مقرر تھے اسی کو اپنے روزگار کا پیشہ قرار دے رکھا تھا کہ دس بیس فرضی نام لکھوا کر اکثر بھلے مانسوں اور شریفوں کو جو بپاس عزت بول نہیں سکتے پکڑوا دیا کرتے تھے اور وہ بیچارے افسر یا محرر وغیرہ کو رشوت دیئے بغیر رہائی نہیں پا سکتے تھے اب تو یہہ عدالتوں کا حال قریباً ایسا ہی ہو گیا ہے عدالت کیا ہے گویا ٹھگوں اور بدمعاشوں کا ماند ہے جہاں سے کوئی بھلا مانس بعزت یا داغی ہوئے بغیر نہیں نکل سکتا میں نے کئی ایک ستم رسیدہ مستغیث دیکھے کہ جنہوں نے بڑی امیدوں کے ساتھہ استغاثے کئے جابجا فریادیں پہونچائیں وکیل اور مختاروں کے پیٹ بھی بھرے مگر آخر مایوس ہو کر ہاتھ ملتے گھر آ بیٹھے بلکہ حال اُنکا آگے سے بھی بدتر ہوا بھائی کچہریں تو صرف لوٹیروں کی جگہ بنی ہوئی ہیں یہی سمجھو کہ عدالت محض برائے نام ہے ہاں وہ معاملہ بے شک نہیں رہا کہ جسکی دیگ اُسی کی تیغ مگر اس میں کچھ شک نہیں کہ جسکا پیسہ اُسی کی جیت ضرور ہے پھر ہمارا انصاف کرنے پر مجسٹریٹ یا حاکم ایسے ایسے بیٹھتے ہیں جنکی عمریں کل پچیس برس سے کچھ زیادہ نہیں ہوتیں سے گئی مزاج سے اب تک نابالپن کی بو نہ وہ ہماری زبان سے واقف ہوتے ہیں اور نہ ہمارے حالات سے آگاہ مزاج میں وہ تیزی کہ خدا پناہ کبھی تحمل کے ساتھہ ہمارا استغاثہ نہیں سُنتے اور نہ مقدمہ کی اصلیت کو پہنچتے ہیں ادہر اودہر کے دو ایک لفظ

سُنتے ہی ایسے درہم برہم ہو جاتے اور منہہ سے ابا تبا بکنے لگ جاتے ہیں کہ اہل مقدمہ کی عقل خبط ہو جاتی ہے اور وہ بیچارہ اپنی سب وجوہات بھول جاتا ہے اُسپر پیشی کا منشی اگر اسکو رشوت کے طور پر کچھ دیا نہ جاوے تو جو دل میں آتا ہے لکھہ کر اُسکا نام اظہار رکھہ صاحب کو سُنا دیتا ہے اور نتیجہ یہہ نکلتا ہے کہ چپراسی لوگ دبک دہشت کر کے باہر نکالدیتے ہیں کہ جاؤ تمہارا مقدمہ ڈسمس ہوا۔ جب کوئی بھلا مانس کسی صاحب کے بنگلے پر بغرض سلام جاتا ہے تو وہی چپراسی جو بطور دربان دروازے پر بیٹھے ہوتے ہیں ہاتھہ پسار منہہ کھول بیدھڑک روپیہ مانگتے ہیں ملگیا تو خیر ورنہ ڈانٹ ڈونٹ کر نکال دیتے ہیں کہ جاؤ صاحب کی فرصت نہیں۔ ہمارے پچھلے حاکم رعایا کی شادی غمی میں شریک ہوتے تھے بھاجی تنبول برابر لیتے دیتے تھے اور رعایا بھی اُنپر دل و جان سے فدا تھی کوئی مقدمہ ایسا نہیں ہوتا تھا کہ انکی سمجھ میں اُن سے رہجاوے اب فرنگیوں کی کچہری علحدہ ہی لگتی ہے نہ رعایا سے ملتے ہیں اور نہ اُنکی عادات سے آگاہ ہوتے ہیں۔ مقدمہ کا انحصار صرف جھوٹی سچی شہادت پر رکھہ چھوڑا ہے بھلا کیا اس طور سے مقدمہ کی روئداد سمجھہ میں آسکتی ہے دودہ سے پانی کا الگ کرنا کچھہ آسان بات نہیں ہے سجتیا نے کہا خیر یہہ سب باتیں ہم کو بھی معلوم ہیں انگریز لوگ غیر ملک کے باشندے ہیں نہ وہ ہمارے ساتھہ یکبیک مل سکتے ہیں اور نہ ہم اُنکے ساتھہ ہم اُنکی ریت رسم حتی کہ زبان تک سے بھی واقف نہیں اور نہ وہ ہماری رسم و رواج سے آگاہ ہیں اور جب تک آدمی ایک دوسرے کی نشست و برخاست

سے واقف نہیں ہوتا اور نہ دل کھولکر باتا خلتا ہو تب تک ایکدوسرے کے حالات معلوم نہیں ہوتے مگر پہلے پہل ہندو لوگ بھی ولایتی مسلمانوں سے ایسا ہی فرق رکھتے تھے اور سکھ لوگ تو ابھی پچھلے دنوں تک برابر اُنسے متنفر رہتے رہے اور ضد کے رو سے انکو ترک کہتے تھے مرضی کے مطابق انکو نماز نہیں پڑھنے دیتے تھے اور نہ بانگ دینے دیتے تھے لیکن رفتہ رفتہ جب ولایتی مسلمان ہندوؤں کے ساتھ اُٹھنے بیٹھنے لگ گئے طرفین میں دوستی ہوگئی تو پھر آپسمیں ایسے ملگئے کہ سکھوں کا مذہب بھی آدھی مسلمانی بن گیا اور انگریزوں کے آتے ہی مسلمانوں نے کوٹھوں پر چڑھکر بلاخوف باواز بلند بانگیں دینی شروع کیں - وزیر علی ہنسکر کہنے لگا ماشاء اللہ آپ مذہبی باتوں میں بھی دخل رکھتے ہیں ارے میاں تم کیا جانو انگریزوں نے تو ہندو مسلمان کے نام و نشان تک مٹا دینیکا مقصد کیا ہوا ہے اس علمی چھوری کی تیز دھار تمہیں اب تک معلوم نہیں دی ہی کہتا تھا کہ کوتوالی کی گھڑی سے ڈیڑھ پہر بج جانیکی آواز آئی بس حقہ کے ایک دو دم لگا سلام علیک کر رخصت ہوا فقط

باقی بہفتہ آئندہ

دعوی پیشین گوئی

محمدی بخوبی جانتے ہیں کہ رسول کی رسالت پیشین گوئی سے بھی ثابت ہوتی ہو اور یہہ بھی دعوی کرتے ہیں کہ محمد صاحب کے حق میں بہت سی پیشین گوئیاں قدیم کتابوں یعنی توریت اور انجیل میں مندرج ہیں - اگر انکا یہہ دعوی سچ ہو تو ہمکو چاہیے کہ ہم سب کے سب محمدی ہو جاویں مگر پہلے دریافت کرنا چاہیے کہ یہہ انکا دعوی ان کتابوں میں لکھا ہو یا نہیں کیونکہ بغیر دریافت کرنے کے سچ یا جھوٹ معلوم نہیں ہو سکتا - سورۃ الصف کی چھٹویں آیت میں ضرور لکھا ہو - واذ قال عیسی ابن مریم یا بنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدقا لما بین یدی من التوریۃ ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد فلما جاءھم بالبینت قالوا ھذا سحر مبین ۔ اور جب کہا عیسی مریم کے بیٹے نے اے بنی اسرائیل میں بھیجا آیا ہوں اللہ کا تمہاری طرف سچا کرتا اسکو جو مجھ سے آگے ہو توریت اور خوشخبری سناتا ایک رسول کی جو آویگا مجھ سے پیچھے نام اسکا ہو احمد پھر جب آیا انکے پاس کھلے نشان لیکر بولے یہہ جادو ہو صریح فقط - جب ہم محمدیوں کو کہتے ہیں کہ یہہ بات انجیل میں نہیں ہو تو وہ جواب دیتے ہیں کہ اس آیت کو تمنے انجیل سے نکالدیا ہو ان کو چاہئے کہ جب تک اس بات کو ثابت نہ کریں ہم پر کوئی عیب نہ لگاویں - پوشیدہ نرہے کہ اگرچہ یہودی سچ کو چھپانا چاہتے نہیں مانتے تو بھی انہوں نے ان پیشین گوئیونکو جو مسیح کے حق میں انکی کتابوں میں مندرج ہیں نہیں نکالا - اگر وہ ان پیشین گوئیوں کو نکالنا چاہیں تو عیسائی انکو کبھی نکالنے نہ دینگے اور اس حرکت سے انہیں باز رکھینگے کیونکہ یہہ پیشین گوئیاں انکے واسطے نہایت مفید اور انکے نزدیک اپنے دین کے سچا ہونے کی کامل دلیلیں ہیں - اسیطرح اگر ایسی پیشین گوئی محمد صاحب کے حق میں توریت یا انجیل میں مندرج تھی تو محمدیوں نے اسکی حفاظت کیوں نہ کی - بعضے یہہ بھی کہتے ہیں کہ یہہ آیت برناباس کی انجیل میں موجود ہو اور یہہ ثابت نہیں ہوتا کہ محمد صاحب کیوقت یہہ انجیل عیسائیوں کے پاس موجود تھی اگر محمد صاحب کیوقت کی کتابوں میں یا اس سے پرانی کتابوں میں ایسی کتاب کا ذکر جسمیں یہہ پیشین گوئی لکھی ہو دکھلاویں تو البتہ کچھ ثابت ہوتا لیکن عیسائی بزرگوں میں سے کسی نے بھی برناباس کی انجیل کا ذکر نہیں کیا اور گویا ایسی کوئی انجیل اس وقت موجود نہیں تھی +

محمدی یہہ بھی کہتے ہیں کہ بائبل میں اور بھی ایک آیتیں ہیں جو محمد صاحب کی رسالت پر دلالت کرتی ہیں - ان آیتوں میں سے ایک یہہ ہو جو موسی نے کہا کہ میرے پیچھے ایک نبی آویگا ہم اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ بیشک موسی نے کہا - لیکن موسی کے بعد بہت سے نبی آئے پھر کس طرح سے معلوم ہو کہ وہ انمیں سے کس کا ذکر کرتا تھا - مگر ان علامتوں سے جنکو موسی نے ظاہر کیا یہی معلوم ہوتا ہو کہ وہ محمد صاحب کا ذکر ہرگز نہیں کرتا تھا کیونکہ اُسنے کہا کہ خداوند تعالی تیرے لئے تیرے ہی درمیان سے تیرے ہی بھائیوں میں سے میری مانند ایک نبی قایم کریگا - اگر دریافت کرنا ہو تو استثنا کے اٹھارھویں باب کی پندرھویں آیت پر ملاحظہ فرماویں اس آیت سے معلوم ہوتا ہو کہ وہ نبی جسکا ذکر موسی نے کیا اسرائیلیوں میں سے تھا کیونکہ حضرت موسی بنی اسرائیل سے خطاب کرتا تھا نہ اہل عرب سے - پھر کس طرح خیال کیا جائے کہ محمد صاحب کی طرف اشارہ ہو واضح ہو کہ یہہ دونوں باتیں تیرے درمیان سے تیرے بھائیوں میں سے ایک ہی معنی رکھتی ہیں کچھ فرق نہیں اگر کوئی کہے کہ یہہ دونوں باتیں یعنے تیرے درمیانسے اور تیرے بھائیوں میں سے اسرائیل کیطرف خطاب نہیں جواب دیتے ہیں کہ توریت میں بہت سی جگہہ ایسے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں - اگر استثنا کے پندرھویں باب کی ساتویں آیت پر ملاحظہ فرماویں تو بخوبی معلوم ہوگا کیونکہ اسمیں لکھا ہو کہ اگر تمہارے بیچ تمہارے بھائیوں میں سے تمہاری سرحد میں کوئی مفلس ہو تو اسکے ساتھ مہربانی سے سلوک کرو اور اپنے حتی المقدور مدد دو - پھر استثنا کے ستارھویں باب کی پندرھویں آیت میں لکھا ہو کہ تو اپنے بھائیوں میں سے

ایک کو اپنا بادشاہ کر- پھر استثنا کے چوبیسویں باب کی چودھویں آیت میں لکھا ہے کہ تو اپنے نوکر پر ظلم نہ کر خواہ وہ تیرے بھائیوں میں سے ہو خواہ کوئی اجنبی- ان آیتوں سے ہمیں یہی معلوم ہوتا ہے کہ تیرا بھائی بنی اسرائیل سے مراد ہے ✣ باقی ہفتہ آئندہ

زراعت کی ترقی سرکار نے منظور کی

مدت سے ہمارے اکثر ہمعصر صاحبان یہہ واویلا مچا رہے تھے کہ ہندوستان میں ترقی زراعت جیسی کہ چاہئے نہیں ہوتی اور جبتک گورنمنٹ اس معاملہ میں کوشش نہیں کریگی تو ہندوستان کی سرسبزی ہرگز نہیں ہوگی- چنانچہ صاحب اخبار وکیل ہندوستان جو نہایت دور اندیش اور ہندوستان کے دلی خیرخواہ ہیں اپنے صحیفہ مطبوعہ ۲۴- جولائی ۸۱ء میں ارقام فرماتے ہیں کہ (ملک ہندوستان کی سرسبزی کشتکاری کی ترقی پر موقوف ہے اور کشتکاری کی ترقی گورنمنٹ کی سعی پر وابستہ) یہہ تو انکے مضمون کا عنوان ہے جسمیں انہوں نے دکھایا ہے کہ افسوس ابتدائے عملداری سے سرکار کو کبھی اسطرف توجہہ کامل نہ ہوئی اور افسوس اس جہت سے ہے کہ اگر اور کوئی گورنمنٹ ہوتی تو ہم افسوس نہ کرتے مگر درصورتیکہ ہماری ایک فلاسفر مزاج گورنمنٹ اس نظر سے ہمکو کچھہ عذر نہیں ہے اور علاوہ اسکے بڑے بڑے تجربہ کاروں اور عقلمندوں کے عمدہ مباحثوں سے یہہ بات بخوبی ثابت ہو چکی ہے کہ علم فلاحت کے بغیر کسی ملک میں کشتکاری کے اندر جیسا چاہئے ترقی کا ہونا محال بلکہ غیر ممکن ہے- پس اگر ہماری گورنمنٹ نے ہمارے ملک کی کشتکاری کی ترقی قدرتی سببوں پر رکھی تو اس سے یہہ لازم آتا ہے کہ نہروں کے ذریعہ بھی قدرتی سببوں کے خلاف ہیں- ہمنے مانا کہ علم فلاحت کے ذریعہ سے کشتکاری میں ترقی کرنا ہمارا کام ہے سرکار کی دست اندازی یا رعایت کچھہ ضرور نہیں تو عاقل گورنمنٹ پر یہہ فرض ہے کہ کم جرات اور بے عقل و بے علم رعایا کو کسی نہ کسی عمدہ وسیلوں سے جرأت کی ترغیب دلاوے اور عقلمندی کے طور کو ظاہر کرے- پھر یہہ بھی فرماتے ہیں کہ سرکار پر اول تو یہہ فرض ہے کہ اس فن کی کتابیں ہندوستان کے مختلف زبانوں میں ترجمہ کراوے اور نیز اصول کشتکاری کے کلوں کے اندر جو رسالہ یورپ میں مروج ہیں ترجمہ ہونیکا حکم صادر کرے اور سررشتہ تعلیم حال کی حال کے موافق سررشتہ تعلیم علم مذکور کا بطرز احسن جاری کراوے یا ہر ایک اسکول میں دیہاتی سکول سے کالج تک اس علم کا سکھلانا فرض تصور فرماوے- یہہ عمدہ خیال صاحب وکیل ہندوستان کا ہم دیکھہ ہی رہے تھے کہ اسیوقت گورنمنٹ گزٹ پنجاب مطبوعہ ۲۶- جولائی ۸۱ء پر ہماری نظر جا پڑی- جس سے معلوم ہوا کہ جناب صاحب فنانشل کمشنر بہادر پنجاب کی چٹھی گشتی نمبرہ ۳۸۰ مورخہ ۲- جولائی ۸۱ء جو علم زراعت کی ترقی میں جاری ہوئی ہے جسمیں صاحب موصوف فرماتے ہیں کہ پنجاب میں اس علم کی ترقی بہت کم ہوئی- سرکار وقتاً فوقتاً اس ملک کی رعایا کو کاشت اجناس جدید کی طرف توجہہ دلاتی رہی ہے چنانچہ ایک کارخانہ زراعت کا جاری کرا دیا ہے تاکہ لوگوں کو معلوم ہو جاوے کہ اصول زراعت پر عمل کرنے سے کیا کیا فواید حاصل ہوتے ہیں- صاحب فنانشل کمشنر بہادر کی یہہ راے ہے کہ عمدہ تدبیر علم زراعت کے شوق میں سوچی جاوے سو ہماری یہہ راے ہے کہ جو لوگ اس معاملہ میں بذات خود شوق رکھتے ہیں انکو ایسی ترغیب دیجاوے کہ وہ اپنے تجربہ سے ایسی ایسی تجاویز زراعت کی جو رعایا کے احاطہ اختیار میں ہیں قلمبند کریں اور یہہ بھی دریافت کیا جاوے کہ دستور زراعت حال میں کیا کیا نقص ہیں- چنانچہ یہہ امور جناب صاحب فنانشل کمشنر بہادر نے اپنی چٹھی کے ہمراہ گورنمنٹ میں پیش کئے ہیں اور یہہ بھی لکھا ہے کہ مضامین علم زراعت کے واسطے انعام دیا جاوے اور یہہ خرچ ضلع کی مدات سے یا بچت رسوم میلہ مویشی سے ادا کیا جاوے- اب اس چٹھی گشتی کے مطالعہ سے ہمکو صاف معلوم ہوتا ہے کہ سرکار کی توجہہ ترقی زراعت کیطرف مبذول ہوئی ہے- اور کیوں نہ ہو کہ علم زراعت کی ترقی ایک ایسا امر ہے کہ باشندگان ملک کی ہر فرد بشر کی خاص اس سے متعلق ہے- اب رعایا ہند کو خوش ہونا چاہئے کیونکہ چند عرصہ میں یہہ ملک سرسبز ہونیوالا ہے ✣ عبد الطیف

حکایت مسٹر ویسلی صاحب

ایک عورت نے مسٹر ویسلی صاحب سے ایک مرتبہ یہہ پوچھا فرض کرو کہ آپ کو یہہ معلوم ہو جائے کہ میں کل رات بوقت بارہ بجے کے مر جاؤنگا تو آپ اس وقت کے درمیان کا عرصہ کس طرح سے کاٹینگے- انہوں نے جواب دیا اسیطور سے جیسا کہ اب میرا ارادہ ہے یعنی آج شام اور پھر کل پانچ بجے بمقام گلوسٹر منادی کرونگا بعد ازاں سوار ہو کر ٹیوکس بری کو جاؤں اور دوپہر کے بعد منادی کرونگا اور شام کے وقت سوسائیٹیوں میں شامل ہونگا پھر میں اپنے دوست مارٹین کے گھر کو جاؤں جو مجھے دعوت کرنا اور مجھسے گفتگو کرنا اور حسب معمول معہ اپنے خاندان کے دعا مانگنا چاہتا ہے دس بجے میں اپنے کمرے میں جا کر اور اپنے تئیں آسمانی باپ کے حوالے کر کے آرام سے لیٹ جاؤنگا اور پھر جلال میں اٹھونگا ✣

مراسلات

دعویٰ بشارات بہ نسبت محمد صاحب توریت و انجیل میں

الذین یتبعون الرسول النبی الامی الذی یجدونہ مکتوبا عندھم فی التوراۃ والانجیل یامرھم بالمعروف وینھاھم عن المنکر ویحل لھم الطیبات ویحرم علیھم الخبائث ویضع عنھم اصرھم والاغلال التی کانت علیھم فالذین آمنوا بہ وعزروہ ونصروہ واتبعوا النور الذی انزل معہ اولئک ھم المفلحون واذ قال عیسی ابن مریم یا بنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدقا لما بین یدی من التوراۃ ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد فلما جاءھم بالبینات قالوا ھذا سحر مبین ۔ سورہ صف آیت ۶ قرآن کی ان دو آیتوں سے اہل اسلام کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ توریت و زبور و انجیل میں محمد صاحب کی نسبت بشارات کا مذکور ضرور ہونا اور کتابت ہوا ہو اور اس جہت سے علماء اسلامیہ ان کتب مقدسہ کا مطالعہ کر کے بشارت کے تلاش میں مصروف ہوئے اور جبکہ بعد تلاش اور تجسس بسیار کے انکو کوئی بشارت نظر نہ پڑی تو بعض کسان نے نہایت تعصب اور بے پروائی سے کہدیا کہ توریت و انجیل و زبور اپنی اصلی حالت پر باقی نہیں رہیں جو آیات ان میں از قسم بشارات مذکور ہوئی تھیں ان کو یہود و نصاریٰ نے ملکر نکال ڈالا یہہ تہمت نہایت سفاہت اور بیخودی پر دلالت کرتی ہو کیونکہ پہلے تو اسطرح کی آیات کو ان کتب مقدسہ سے نکال ڈالنا ممکن ہی نہتھا اور اگر اسطرح کا تبدل اور تغیر بیبل کی نسخ سند اولی میں منظور کیا جاوے تو ضرور وہ محمد صاحب کے ظہور کے بعد وقوع اور ظہور میں آیا ہوگا کیونکہ یہہ تو ممکن نہیں ہو سکتا کہ یہودی عیسائی اپنی کتابوں میں سے جنکو وہ پاک اور من عند اللہ سمجھتے تھے اگر ان کتابوں میں کسی پیغمبر کے مبعوث ہونے کا مذکور ہوا ہو تو اس بیان کو وہ نکال ڈالیں بلکہ قرین قیاس عقل و فقیہ شناس کے یہی ہو کہ اس بشارت کو وہ خوشی کے ساتھ بیان میں لاویں اور اس پیغمبر کی انتظار پر آنکھ لگاویں پس اگر ایسا تبدل وقوع میں آیا ہوگا تو سوا اسکے نہیں کہ بعد ظہور محمد صاحب کے آیا ہوگا یہودی اور عیسائی ان پر ایمان نہیں لائے اور جب انہوں نے اپنی اپنی کتابوں کی طرف رجوع کیا اور ان میں ان کی نسبت گواہی موجود پائی تب انہوں نے ضد و حسد سے ان آیات کو نکال ڈالا تاکہ انکا دعویٰ باطل ٹھہرے میری دانست میں ایسا کہنا بھی ناواقفیت اور نافہمی اور فکر نہ کرنے کا نتیجہ ہو کیونکہ یہہ بھی ممکن نہیں ہو سکتا کہ یہودی اور عیسائی جو آپس میں بڑے درجہ کی مخالفت رکھتے تھے باہم متفق ہو کر اپنی کتابوں کو بدل ڈالیں اور اگر بالفرض کسی وجہ سے متفق بھی ہو جاویں تو بھی ان کو کتب مقدسہ میں تبدل کرنا حیز امکان سے باہر تھا کیونکہ اس وقت توریت و انجیل کے صدہا نسخے دنیا کے مختلف ملکوں اور مختلف قوموں اور مختلف فرقوں کے درمیان جو آپس میں اشد مخالفت رکھتے تھے پھیل گئے تھے علاوہ بریں انکا ترجمہ بھی مختلف زبانوں میں ہو کر پھیل گیا تھا اب کیونکر یقین کے لائق ہو کہ ان سارے نسخوں کو اکٹھا کر کے بشارات کو انکے بیچ سے نکال دیا ایسی بات خیال میں ہرگز نہیں آسکتی اور اگر بعض میں تصور کیا جاوے تو تھوڑے نسخوں میں تبدیلی کرنا لاحاصل اور لاطائل ہو کیونکہ باقی نسخوں سے ان کی خیانت بخوبی دریافت ہو سکیگی تو بھی اگر کوئی ضد و کد سے کہتا رہے کہ اس قسم کا تبدل ضرور وقوع میں آیا ہو تو وہ نشان دہی کرے کہ وہ تبدل کس عہد اور کس کی کتاب میں آیا اور جبتک ایسا ثابت نہ کر سکے تب تک اس معاملہ میں زبان نہ ہلاوے اور خاموش رہے میری سمجھ میں مناسب یہہ تھا کہ جبکہ محمد صاحب کے حق میں کتب مقدسہ میں کوئی بشارت ان کو نہیں ملی تب ان کتابوں پر الزام لگانے کی جگہہ محمد صاحب کے دعویٰ کی تصدیق نہ کرتے اور بعض جو زیادہ عقلمند اور فہم اور فراست میں قدم رکھتے ہیں وہ کتب انبیا میں تاویلات کر کے محمد صاحب پر لگانے کے لئے کوشش بیفایدہ کر رہے ہیں انہیں میں سے حافظ ولی اللہ لاہوری اور سید احمد واعظ دہلوی ہیں سید احمد صاحب کی تقریر کی نظر ثانی میں نے چند ہفتہ ہوئے اس اخبار میں درج کتابت کر دی ہو اور ان کے دعویٰ کا بطلان میں نے بخوبی کر دکھایا ان کی مثل مشہور ہو کہ ڈوبتا تنکے کو پکڑتا ہو بھلا تنکا بیچارہ کس طرح بچا سکتا ہو اب چند روز ہوئے کہ اسی قسم کا ایک مضمون تہذیب الاخلاق جلد ششم نمبر ۵ مورخہ یکم جمادی الاول ۱۲۹۳ ہجری میں درج ہوا اور نہایت طول طویل لکھا گیا اور اس اخبار کے اڈیٹر صاحب کی دیگر تصنیفات کی مانند یہہ مضمون نہایت تفتیش اور بڑی تلاش سے عالمانہ اور محققانہ مرقوم ہوا اگرچہ اڈیٹر صاحب نے اسمیں بڑی جان فشانی اور عرق ریزی کر کے اپنے مطلب کو ثابت کرنا چاہا مگر افسوس ہو کہ ایسے محقق اور ایسے بڑے فاضل باوجود ایسی تلاش کے کامیاب نہ ہو سکے اور بجز تاویلات اور تسویلات کے ان سے اور کچھہ سرسبز نہ ہوا انہوں نے تمہیدات مطالب میں وعدہ کیا ہو (کہ اگر بغیر تعصب اور طرفداری اور ضد کے انپر غور ہو اور ان کے معنوں میں تحریف نہ کی جاوے تو وہ صاف ہمارے جناب پیغمبر خدا پر صادق آتی ہیں) اب میں اسکی نظر ثانوی میں دکھلاؤنگا کہ یہہ وعدہ مقرون بوفا نہ فرمایا اور ثبوت اسکا ذیل میں دیا جاویگا اور صاحب مضمون چند بشارات مسیح جنکا اشارہ انجیل میں پایا گیا بطور نمونہ دکھلا گئے تو میں اس موقع میں ان کی تقریر پر بہ نسبت بشارات مذکورہ کے کچھہ بیان نہیں کرتا بشرط زندگی آیندہ اسکو ثبوت کی تحقیقات میں ان کی خصوصیات اور تفاسیر وغیرہ کا بیان اس اخبار میں کر دکھلاؤنگا بالفعل

محمد صاحب کی نسبت جو بشارات کا مذکور ہوا انہیں کی نسبت اڈیٹر صاحب کے ملاحظہ اور غور و انصاف کے لیے پیش کرتا ہوں **پہلی بشارت محمد صاحب کی نسبت** حضرت موسیٰ کی پہلی کتاب باب ۱۷ آیت ۲۰ میں نے تیری دعا اسمٰعیل کے حق میں قبول کی ہاں میں نے اُسے برکت دی اور اُسے بارآور کیا اور اُسے بہت کچھ فضیلت دی اُس سے بارہ امام پیدا ہوں گے اور اسکو بڑی قوم کرونگا دوسری آیت توریت کی کتاب اول باب ۲۱ آیت ۱۲ و ۱۳ اُسکی بات مان لے کیونکہ اسحاق سے تیری نسل کہلائیگی اور اِس لونڈی کے لڑکے کو بھی ایک قوم کرونگا کیونکہ وہ تیری نسل ہے ان دو آیتوں کو تہذیب الاخلاق کے اڈیٹر صاحب دست آویز مدعا بنا کر فرماتے ہیں کہ اسمیں محمد صاحب کے مبعوث ہونے کی بشارت صاف و مصرح ہے میں اس کلام کو سنکر نہایت متعجب ہوا کہ میں انہیں آیتوں کو اکیس سال برابر پڑھتا اور مطالعہ کرتا رہا لیکن میرے دلمیں ایسا خیال کبھی پیدا نہیں ہوا کہ اسمیں کسی نبی کے مبعوث ہونیکی بشارت ہے محمد صاحب کے خیال آنیکا تو کیا ذکر ہے میں یہی سمجھتا رہا اور اب بھی یہی سمجھتا ہوں کہ بنی اسمٰعیل کے حق میں خدا کیطرف سے عطاء برکت کا بیان ہوا حضرت ابراہیم کی خاطرداری کیو خدا نے اسمٰعیل کو ابراہیمی عہد سے علیحدہ کر دیا تو بھی اُسکو ایک بڑی قوم بنایا اور اُسکے پیچھیں سے بارہ سردار پیدا کئے ضرور ان آیات میں خدا کی برکات کا مذکور ہوا لیکن تصریح نہیں ہوئی کہ وہ برکت روحانی یا جسمانی ہوگی بلکہ پچھلے دو کلام سے کہ میں اُسکو بڑی قوم بناؤنگا اور اُس سے بارہ سردار نکالونگا صاف ہویدا ہے کہ یہہ برکت جسمانی اور دنیوی کی نسبت مذکور ہوا اڈیٹر صاحب کا دعویٰ کہ یہہ ایک صاف بشارت محمد صاحب کے پیغمبری کی ہے محض دعویٰ ہی ہے بشارت صاف اُسکو کہا جاتا ہے جسکو ہر ایک خواندہ سمجھ سکتا ہے لیکن کون کہسکتا ہے کہ اُن آیات کی تلاوت سے پڑھنے والیکو اتنا دریافت ہو جاتا ہے کہ بنی اسمٰعیل سے ایک پیغمبر مبعوث ہوگا اسمیں بھی ایک عام برکت کا وعدہ ہوا علاوہ ازیں اڈیٹر صاحب نے ابراہیم و اسحٰق کی نسبت جو برکت کا وعدہ ہوا اُن آیات کو مذکور کیا موسیٰ کی پہلی کتاب سے اول جبکہ حضرت اسحٰق بیرسبع میں پہنچے تو خدا تعالیٰ نے خواب میں اُنسے فرمایا کہ میں تیرے باپ ابراہیم کا خدا ہوں تو ڈرمت میں تیرے ساتھ ہوں تجھکو برکت دونگا اور اپنے بندے ابراہیم کے سبب تیری نسل کو بہت کرونگا باب ۲۶ آیت ۲۴۔ **دوم** جب حضرت ابراہیم کنعان میں پہنچے تو خدا نے اُنسے کہا کہ یہہ زمین تیری اولاد کو دونگا باب ۱۲ آیت ۷۔ **سوم** جبکہ حضرت لوط حضرت ابراہیم سے جدا ہو گئے تو پھر خدا نے ابراہیم سے کہا کہ آنکھیں کھول اور چاروں طرف دیکھ کہ یہہ تمام زمین جو تو دیکھتا ہے تیری اولاد کو دونگا اور تیری اولاد کو زمین کی ریت کے مانند کرونگا جو کوئی ریت کے ذروں کو گن سکے تو تیری اولاد کو بھی گن سکیگا باب ۱۳ آیت ۱۴ و ۱۵ و ۱۶۔ **چہارم** پھر ایکدفعہ خدا نے ابراہیم سے وعدہ کیا کہ تیری اولاد اتنی ہوگی جتنے آسمان کے ستارے جنکو گن نہیں سکتا باب ۱۵ آیت ۵۔ **پنجم** پھر خدا نے ابراہیم سے ایک اور پختہ وعدہ کیا کہ یہہ زمین مصر کے دریا سے فرات کے دریا تک تیری اولاد کو دونگا باب ۱۵ آیت ۱۸۔ **ششم** جب یعقوب بیرسبع سے حاران کیجانب روانہ ہوئے تو ایک مقام پر پتھر سرہانے رکھکر سو رہے خواب میں کیا دیکھتے ہیں کہ ایک سیڑھی زمین سے آسمان تک لگی ہوئی ہے اور خدا کے فرشتے اُسپر اُترتے چڑھتے ہیں اُسپر خدا نے کھڑے ہوکر کہا کہ میں تیرے باپ ابراہیم اور اسحٰق کا خدا ہوں یہہ زمین جسپر تو سوتا ہے تجھکو اور تیری اولاد کو دیتا ہوں تیری اولاد زمین کے ریت کے برابر ہوگی اور چاروں طرف پھیل جائیگی باب ۲۸ آیت ۱۲ و ۱۳ و ۱۴۔ ان آیات کو راقم خطبہ نے انتخاب کیا اور اُنکے الفاظوں کو اُن وعدونکے الفاظوں سے جو اسمٰعیل کے نسبت وقوع میں آئے جنکا بیان صدر میں گذر چکا مقابلہ کرکے دعویٰ کیا کہ یہہ الفاظ باہم متناسب اور کسیقدر ملتے ہوئے ہیں اُن الفاظ کے ساتھ جو اسمٰعیل کے حق میں وارد ہوئے پھر اُسکے اوپر دو سوال وارد کئے ایک یہہ کہ جو وعدے خدا نے ابراہیم کی اولاد میں کئے ہیں وہ وعدے اسمٰعیل اور اسحاق دونوں کے حق میں کیوں نہیں سمجھے جاتے حالانکہ خود خدا نے کہا ہے کہ اسمٰعیل بھی ابراہیم کی اولاد ہے۔ دوسرا سوال یہہ ہے کہ جو وعدہ خدا نے اسحٰق و یعقوب کی نسبت کیا تھا یعنی ملک کنعان دینے اور اولاد زیادہ کرنیکا اسمیں اُنسے کیا چیز ہے جس سے وہ روحانی قسم کا سمجھا جاتا ہے اور جو وعدہ اسمٰعیل کے ساتھ کیا تھا اُسمیں کس چیز کی کمی ہے جس سے وہ جسمانی سمجھا جاتا ہے ان دونوں سوالونکا جواب اُن آیات میں سے نکال کر بتا رہا ہے جنکو صاحب مضمون قصداً یا سہواً چھوڑ گئے اور مجھکو بڑا تعجب اور تحیر ہے کہ وہ کیونکر اغماض نظر فرما کر درگذر گئے +



اخبارات ملکی و ولایتی

مفسدہ صاحب لارنس گزٹ مبرعشہ اپنے اخبار مطبوعہ ۲۷ جولائی ۱۸۸۰ء میں یوں تحریر فرماتے ہیں کہ ۱۴ جولائی کی خبر آئی کہ مقام ہرزی گوونیا ضلع ٹرکی روم میں مفسدہ ہوا عیسائی لوگوں کو تکلیف پہنچی۔ عدالت عثمانیہ سے باغی آدمیوں کی گوشمالی کے لئے فوج روانہ ہوئی ہے۔ اسٹریا کی سپاہ نے بھی سرحد کے اُس طرف کوچ کیا ہے۔ چین اور ترکی روم میں اکثر اوقات ایسا ہوتا ہے کہ شریر لوگ عیسائیوں کو بلاوجہ دق کرتے رہتے ہیں اگر انگریزی وکلا متعینہ روم و چین کی تحریک سے کوئی سخت سزا ایسے مفسدوں کے لئے تجویز ہو جائے اور بخوبی تلاش کرکے مجرموں کو قصاص ملا کرے تو یقینی اسطرحکی بدعتوں کا انسداد ہو جائے۔

لالپورہ۔ ایک مسافر جو ابھی لال پورہ سے آیا بیان کرتا ہے کہ دریا یہاں کا دفعتاً بڑے جوش و خروش کے ساتھ لال پورہ تک چڑھ آیا اور تقویلیکہ چون بہنیتہ آمدش غرو باربرد۔ بہت سے بوجھ اُن قافلے والوں کے جو پشاور سے کابل کو جاتے تھے بہا کر لیگیا نے کمپو کو جو کہ لال پورہ میں تعمیر ہوا تھا نقصان شدید پہنچا۔ پشاور میں ۱۵ جولائی کو بھاری مینہ پڑا۔ چیچک ابھی بالکل غایب نہیں ہوئی نوروز خان نے پھر طیاری حملہ کرنیکی نے حاکم لال پورہ پر کی ہے۔ باجوری۔ موہمندی۔ مورچا خیل۔ وغیرہ آدمی جمع ہو گئے ہیں۔ نیز امیں درمیان شیعہ سنی آدمیوں کے فساد ہوا طرفین سے بہت آدمی مارے گئے کابل کے ایک بازار میں آگ لگی دو رویہ دُکانیں جل گئیں۔

والیسرائے کی بازگشت اخبار انڈین ڈیلی نیوز کلکتہ میں درج ہے کہ نواب گورنر جنرل بہادر و ایسرائے ہند آخر ہفتہ ستمبر ۱۸۸۰ء میں شملے سے بازگشت فرمانگے پھر آہستہ آہستہ کمپو والیسرائے کا ٹوٹ جائیگا پہلی نومبر تک سیکرٹریوں والیسرائے کے دفتر کلکتے میں کام کرنے لگیں گے۔ اُسوقت البتہ انڈین اور سندھ پنجاب دہلی ریلوے میں بتقریب تشریف آوری شہزادہ ویلس کے آمد و رفت مسافروں کی واسطے داخل ہونے کلکتے کے بکثرت ہوگی۔

نوروز خاں۔ سابق حاکم لال پورہ نے علاقہ امیر صاحب کابل میں آجکل پہاڑوں میں بڑی لوٹ مچا رکھی ہے جو قافلہ جاتا ہے وہ اُسکو لوٹ لیتا ہے۔ اب قافلہ کا جانا تو بند ہوا مگر دیہات علاقہ کو جو اُس سے مخالف ہیں لوٹتا ہے۔ آخوند صاحب نے اسکو پیغام بھیجا ہے کہ اگر تمہارا گذارہ وہاں نہیں ہو سکتا ہے تو ہمارے پاس چلے آؤ مگر وہ ابھی نہیں جاتا۔

کابل۔ میں آگ لگی ۳۵ دوکانیں جلکر خاک سیاہ ہوئیں قریب بیس ہزار روپیہ کے نقصان ہوا۔

دہرم سالہ میں آجکل ہیضہ کی ایسی شدت ہے کہ پھر کوارنٹین مقرر کیا گیا۔ پچاس گورکھے اس وبا میں یک لخت مر گئے۔

پرنس آف ویلس۔ انگلشمین میں تحریر ہے کہ بموجب انتظام حال کے شاہزادہ ویلز صاحب دہلی میں گیارہ جنوری کو تشریف لاوینگے۔ ۲۱ تاریخ تک وہاں قیام فرماوینگے۔

چیف کورٹ پنجاب۔ ۱۵- اگست سنہ حال سے ۱۵- اکتوبر سنہ حال تک کاروبار دیوانی کے لئے بند رہے گی۔ لیکن ایام تعطیل میں اپیل اِنفصال دیوانی کے داخل ہوتے رہینگے تا کہ بعد تعطیل کے اُنکی میعاد منقضی نہ ہو مگر انپر ایام تعطیل کے بعد غور ہوگی۔ حکام چیف کورٹ میں سے مسٹر کیمبل صاحب شملہ کو مسٹر جسٹس بولنوز صاحب کسولی کو اور مسٹر لنڈزی صاحب ڈلہوزی کو تشریف لیجاوینگے۔

حرفت۔ پارسیوں کی ایک مجلس نے کثیر سرمایہ بہم پہنچا کر ناگپور میں روئی کاتنے اور بُننے اور عام طرحکو کارخانوں کی دو کان کھولی ہے پنجابی لوگ ایسے کارخانے اس ملک میں کیوں نہیں جاری کرتے۔ بابو اور منشی بننے سے تو یہہ بدرجہا بہتر اور معزز کام ہے۔

روس و جرمن۔ صاحب اخبار وکیل ہندوستان بحوالہ اخبار گولاس جو روس میں چھپتا ہے تحریر فرماتے ہیں کہ اس اخبار میں ایک آرٹیکل جس کا عنوان جرمنی اور انگلستان کا عہد و پیمان ہے رائے دیتا ہے کہ وہ زرعیوضانہ جو جرمنی نے فرانس سے وصول کیا ہے اب اس بات میں صرف ہوتا ہے کہ جرمن کے قلعجات روسی سرحد پر طیار کئے جاویں۔

اِس رائے سے صاف ظاہر نتیجہ نکلتا ہے کہ جرمنی روس کا اعتبار نہیں کرتے۔ یہہ تو ہم بھی جانتے ہیں کہ ایک پیشہ کے دو آدمیوں کی مشکل سے بنتی ہے۔

معزول۔ مہاراجہ بڑودہ مدراس میں سخت طور پر قید ہے یہاں تک کہ اُسکے ملازم بھی مکان سے باہر نہیں جانے پاتے۔ (کردنی خویش آمدنی پیش) یا یوں کہو (جیسی کرنی ویسی بھرنی) جسوقت مہاراجہ قیدیوں کے دو دو تین تین من کی بیڑیاں ڈلوایا کرتے تھے اور ناحق ظلم کیا کرتے تھے تب خدا کا خوف نہیں

آتا تھا۔ سختی قید عمدہ نتیجہ نکالتی ہی یعنی دیگر رئیس کو ایک عبرت پیدا ہوتی ہی +

امرتسر میں بھی ہیضہ شروع ہو گیا ہی اور کئی ایک جانیں بھی تلف ہوئیں صفائی کی بڑی کوشش ہو رہی ہی خداوند کریم اپنا فضل رکھے۔ +

نمک کی تجارت- خبر ہی کہ مصر اور ہندوستان میں نمک کی تجارت کی عنقریب گرم بازاری ہونے والی ہی +

رنگون سے خبر آئی ہی کہ ناگا پونگ سردار اُڈو اُنگو کا جو مقدمہ قتل کرنل ہیلٹن صاحب کے ماخوذ تھا بعد تحقیقات کامل کے قید ہو کر کالے پانی بھیجا گیا۔ +

کسولی میں ہیضہ ٹھہر گیا کل ۴۷- آدمیوں کو ہوا جنمیں سے ۲۷ کو قاتل ہیضہ ہوا۔ +

شملہ- اخبار ٹائمز آف انڈیا سے مدرک ہوتا ہی کہ شملے میں ۱۶ و ۲۰- آدمی تک روز ہیضہ سے مرتے ہیں۔ درمیان ۱۸- ۱۹ دن کے ۳۰۷- آدمی اِس مرض میں مبتلا ہوئے- ۵۵- آدمیوں کو سخت ہیضہ ہوا- اوسط مرگ فی یوم ۳ نفر پائی جاتی ہی- +

تار برقی- تجویز ہو رہی ہی کہ بہت جلد کوہ کانگڑہ سے انتظام عام تار برقی کا کر دیا جاوے اِس تار برقی سے اُن مقامات کو جہاں فوجی اسٹیشن مثل دہرم سالہ ڈلہوزی- قلعہ کانگڑہ کے ہیں اور جہاں پہاڑ میں چاء کی کاشت ہوتی ہی بڑا فائدہ پہنچیگا +

غازیپور- کارخانہ گودام افیون بنگلہ غازیپور میں رات کے وقت آگ لگی مگر جلد فرو ہو گئی کارخانہ بچ گیا +

لطیفہ- ایک عورت کسی مشہور منکر کے ساتھ مجلس میں تھی جسنے خدا پر اپنی بے اعتقادی کی بابت بہت کچھ کہا- چونکہ کوئی اُسکے ساتھ متفق نہوا وہ بے صبر ہو کر بولا میں نہیں سمجھ سکتا کہ ایسے معقول آدمیونکے گروہ کے درمیان صرف میں ہی ایسا پایا جاؤں جو خدا پر یقین نہیں رکھتا ہوں اُس عورت نے کہا اہو صاحب مجھے معاف فرمائے صرف آپ ہی نہیں ہیں میری بلّی اور کُتا بھی جو سامنے پڑے ہیں آپ کی جہالت میں شریک ہیں لیکن اتنا فرق ہی وے بیچارے حیوان اتنی سمجھ رکھتے ہیں کہ اِسبات کا فخر نہ کریں۔ +

لودیانہ- آجکل اکثر شہروں سے ہیضہ کی خبریں چلی آتی ہیں چنانچہ اکثر اضلاع ممالک مغربی میں اِسکا بڑا زور شور ہی- اور اب اضلاع پنجاب میں یہہ بیماری پھیل گئی ہی- شملہ میں اِسکا بہت ہی زور ہو گیا ہی اور یہی حال کسولی و دہرم سالہ میں ہو رہا ہی امرتسر میں بھی کچھ چھیڑ چھاڑ شروع ہو گئی ہی ضلع جالندہر کے بعض دیہات میں بھی ہیضہ کا چرچا سنا جاتا ہی- نظر برین ہماری رائے ہی کہ جہانتک ہو سکے صفائی کا انتظام کیا جاوے حکام تو نہایت کوشش و سعی فرماتے ہیں لیکن بعض بعض اشخاص ایسے میلے کچیلے مکانات رکھتے ہیں کہ ضرور تعفن اور بدبو انکا اثر کر ہی جاتی ہی چنانچہ ہفتہ حال میں جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لودیانہ نے تمام شہر لودیانہ کا ملاحظہ کیا بعض بعض گلی کوچے نہایت ہی خراب پائے اکثروں پر جرمانہ بھی کیا گیا بعض بعض اُنمیں وے صاحبان بھی ہیں کہ جنہوں نے صاحبان ممبران میونسپل کمیٹی کے کہنے پر عمل نہیں کیا تھا اور ویسی ہی عدم صفائی رکھی خیال کیا جاتا ہے کہ حکام تو اسطرح کوشش کریں اور جنکے واسطے کیجاوے وے لاپروائی کریں اگر بلحاظ ملاحظہ کے سینے چشم پوشی کی تو کیا فائدہ جبکی اللہ داد کیواسطے حکام تاکید کرتے ہیں وہ تو خیر لوبھی نہیں کرینگا یعنی ہیضہ- ۲۹ جولائی کی شام سے بارش شروع ہوئی تمام رات متوسط درجہ کا مینہہ برستا رہا- ۳۱ جولائی و ۲- اگست کو بھی کچھ چھینٹا سا پڑ گیا جس سے ایک گونہ گرمی میں تخفیف ہو گئی ہی +

انتخاب گورنمنٹ گزٹ پنجاب

مطبوعہ ۲۹- جولائی ۱۸۷۵ع

مرزا غلام احمد صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پشاور کو اختیارات کامل اسسٹنٹ کمشنر زیر دفعہ ۱۰- ایکٹ پنجاب کورٹ ۱۸۶۵ع کے عطا ہوئے- منشی صاحب رام صاحب قایمقام تحصیلدار ڈیرہ اسمٰعیل خاں کو اختیارات مجسٹریٹ جماعت دوم کے عطا ہوئے اور اُنہیں مقدمات کی سماعت کا اختیار ہوگا جو زاید از تین سو روپیہ نہوں اور یہہ اختیارات اُنکو اُسوقت تک حاصل رہینگے کہ جب تک وہ قایمقام تحصیلدار ہو کر کام کرتے رہیں- لشکر خاں صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ ڈپٹی کمشنر اپنی رخصت سے واپس آئے اور ضلع راولپنڈی میں متعین کئے گئے- مہر بخش صاحب تحصیلدار عیسیٰ خیل و غلام سرور خاں صاحب تحصیلدار لکی ضلع بنوں کو اختیارات مجسٹریٹ جماعت دوم کے عطا ہوئے-

لدہا مل ولد دیا رام فہرست انریری مجسٹریٹان گوجرانوالہ میں بجائے سردار فتح سنگہ ان کے درج کیا گیا- اور اُسے اختیارات مجسٹریٹ جماعت سوم کے عطا ہوئے- اشخاص مندرجہ ذیل ترن تارن ضلع گورداسپور کی میونسپل کمیٹی کے ممبر مقرر ہوئے- امیر اسنگہ ضلعدار بجائے سوجیتا- قاضی فضل کریم- بلول بجائے کاہن چند کے سوجان پور میونسپل کمیٹی ضلع گورداسپور کا ممبر مقرر ہوا- اشخاص مندرجہ ذیل پٹھان کوٹ ضلع گورداسپور کی میونسپل کمیٹی کے ممبر مقرر ہوئے- بجو سنگہ بجائے دیدو سنگہ ستوفی- ولیپت رائے بجائے دسوندا سنگہ- لطیف بجائے صمد و کرپا رام- فقط

مطبع امریکن مشن لودیانہ میں باہتمام پادری ویری صاحب کے چھپا